تم تو اپنے تھے
از قلم عزیر سیال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

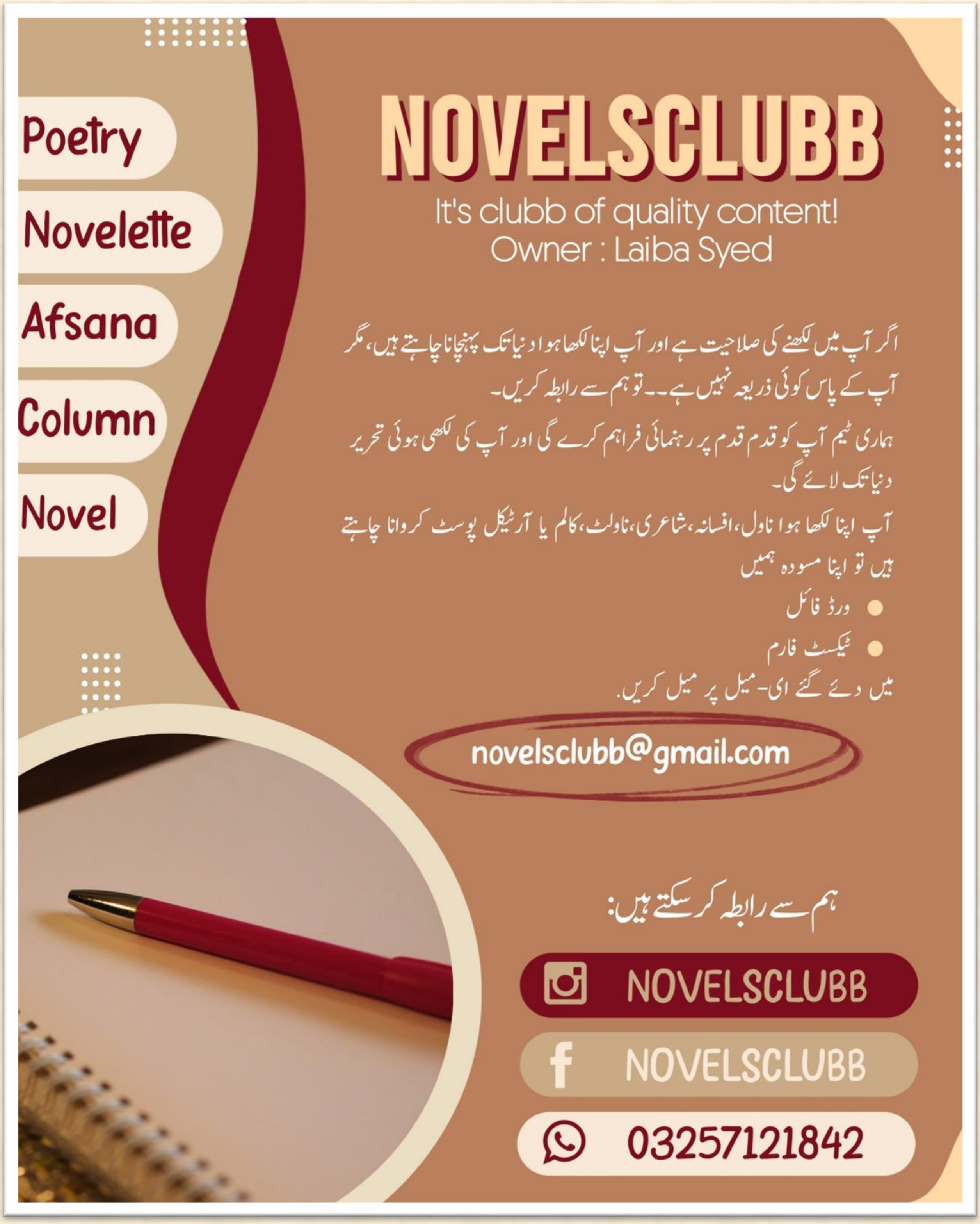
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تم تو اپنے تھے

از قلم

عزیر سیال

ناول "تم تو اپنے تھے" کے تمام جملہ حق لکھاری "عزیر سیال" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

" فصلِ گل تھی

گلِ پوشیوں کا موسم تھا

ہم پر کبھی سرگوشیوں کا موسم تھا ،

کیسا جنوں خوابوں کی انجمن میں تھا، ک

یا میں کہوں کیا میرے باغ پن میں تھا

" ۔ سنسان گلیوں میں دوسرے نمبر والی بند گلی کے سب سے آخری اندھیرے میں ڈوبے مکان میں رات کے پچھلے پہر جب سب محلے والے سو رہے تھے، لیکن وہ اس گھر کے شروع کے سارے کمرے چھوڑ کر آخر والے اندھیرے سے بھرے کمرے میں بکھرے بال ، بڑھی ہو داڑھی، پھٹی ہوئی شرٹ بٹن کھلے ہوئے، آنکھوں میں آنسو، آس پاس تین چار خالی شراب کی بوتلیں آدھی پی ہوئی سگریٹ ، اور ایک بوتل اس کے ہاتھ میں وہ بھی تقریباً ختم ہونے والی تھی تو دوسرے ہاتھ میں سگریٹ، چہرہ جھکائے بیٹھا تھا، بوتل سے ایک گھونٹ بھرتا تو دوسری طرف سگریٹ سے دو چار کش لگاتا اور پھینک دیتا، نیم بیہوشی کی حالت میں وہ یہی عمل بار بار دوہرا رہا تھا ۔ تھا تو ایک نوجوان

لیکن اِس وقت اُس کی حالت اُسے ایک عمر رسیدہ دکھا رہی تھی۔ وہ پاگلوں کی طرح بیٹھا آنسو بہا رہا تھا نشے میں دھوت اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بس اونچی آواز میں لگے گانوں کو شراب اور سگریٹ سے انجوائے کر رہا تھا کبھی اُٹھ کر ساتھ گانے لگتا تو کبھی لڑکھڑاتے ہوئے گر جاتا۔ یونہی وہ گرا اور شراب کی بوتل کو سینے سے لگا کر زمین پر ہی لیٹ گیا اور گہری نیند میں چلا گیا۔ صبح کافی شور کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی، آنکھیں ملتا ہوا بیٹھ گیا گھڑی کی طرف دیکھا تو دوپہر کے دو بج رہے تھے اُسے اپنے دروازے پر زوردار دستک سنائی دی جیسے آٹھ دس لوگ بہت غصے سے اس کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوں، وہ یونہی آنکھیں ملتا ہوا اور لڑکھڑاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا، اس کے سر سے رات کا نشہ اُترا نہیں تھا ،اُس نے جونہی دروازہ کھولا اس کے اندازے کے مطابق آٹھ دس لوگ غصے سے اُسے دھکہ دیتے ہوئے اندر داخل ہوئے، وہ حیرانگی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ " یہ کیا تماشا بنایا ہُوا ہے تم نے، ایک تو ساری رات اونچی آواز میں میوزک لگاتے ہو اور اوپر سے یہ شراب ، سگریٹ پورے محلے میں گند مچا رکھا ہے" اُن میں سے ایک آدمی غصے سے آگے بڑھتے ہوئے کہنے لگا ۔ وہ سر جھکائے کھڑا خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن پھر بھی اُس کا جسم اِدھر اُدھر جھوم رہا تھا، اُس نے آہستہ سے اپنا دائیاں ہاتھ اُٹھایا اور لڑکھڑاتی آواز میں کہا"

س، سسوری، سوری انکل" یہ کہتے ہی وہ آگے بڑھا اور اُن لوگوں کو دھکیلنے لگا اور دھکیلتے دھکیلتے وہیں گر گیا۔ "اِس کا کچھ نہیں ہو سکتا، دیکھو جاگ رہے ہو یا سو رہے ہو، ہماری بات کان کھول کر سُن لو یہ سب چھوڑ دو ، اگر نہیں چھوڑنا تو مہربانی کر کے ہمیں سکون سے رہنے دو ہماری نیند اور محلہ خراب مت کرو" ۔دوسرا آدمی جاتے ہوئے اُس کے پاس بیٹھ کر غصے سے کہنے لگا تو اُس نے لیٹے ہوئے تھوڑا سا ہاتھ اُٹھا کر ہاں کہا اور ساتھ ہی اُنہیں جانے کا اشارہ کیا۔ جب سب چلے گئے تو اُس نے تھوڑا سا سر اُٹھا کر دیکھا اور پھر ایک دم سے مُسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا اور واپس کمرے کی طرف گیا، الماری سے کپڑے نکالے اور نہانے چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد مکمل تیار ہو کر سفید شلوار قمیض، سیاہ رنگ کی پشاوری چپل، ہاتھ میں گولڈن رنگ کی گھڑی پہن کر بالوں اور داڑھی میں کنگھی کرنے کے بعد سائیڈ ٹیبل پر رکھی بائیک کی چابی کو اُٹھاتا ہوا باہر کی جانب بڑھا جب اُس کے موبائل فون کی گھنٹی بجی اُس کے قدم وہیں رُک گئے ،اُس نے جیب سے موبائل نکالا تو کوئی انجان نمبر تھا ،اُس نے کال کاٹ کر موبائل دوبارہ سے جیب میں ڈالا اور پھر بائیک پر سوار ہو کر نکل گیا۔

رستے میں اُس کے موبائل پر دوبارہ گھنٹی بجی تو اُس نے بائیک ایک طرف روک کر دیکھا تو وہی انجان نمبر تھا، اُس نے غصے سے کال اُٹھائی "ہیلو کون ہے؟ ۔اُس نے کہا تو آگے سے آنے

والی آواز سُن کر اُس کا چہرہ مزید سخت ہو گیا۔"ہیلو! عع، عز، عُزیر" سامنے سے دھیمے لہجے میں آواز آئی جسے وہ پہچان چُکا تھا لیکن نظرانداز کرتے ہوئے اُس نے کال بند کردی اور تیزی سے بائیک کی کِک مار کر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک ہوٹل کے سامنے رُکا جس کے داخلی دروازے کے پاس چار لڑکے کھڑے تھے اُسے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اُس کی جانب بڑھے تو اُس نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا اور بائیک کو لاک کر کے اُن کی جانب بڑھ گیا۔ " کھل گئی آنکھ، اُتر گیا رات کا نشہ "اُن میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے کہا تو اُس نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔"ہاں یار اعجاز اُتر گئی، چلو اب اندر چلتے ہیں قسم سے بھوک بہت لگی ہے"۔اُس نے ہوٹل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب ہوٹل میں جا کر بیٹھ گئے، ویٹر کو آرڈر دینے کے بعد اب وہ کھانے کا انتظار کر رہے تھے جب اُن میں سے ایک بولا "یار عُزیر میری بات سُن "تو عُزیر نے بھی اُس کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔"یار اپنی حالت دیکھ کیا بنالی ہے تُو نے، کچھ تو خود پر رحم کر، تیرے محلے والے ہمیں آکر کہتے ہیں کہ تُجھے سمجھائیں اور ایک تُو ہے کہ سمجھتا ہی نہیں "اُس لڑکے نے غصے سے عُزیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عُزیر کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔"یار اگر اِس ٹاپک پر بات کرنی ہے تو پھر یہاں سے اُٹھ جاؤ۔"عُزیر نے بیزاری سے کہا تو وہ لڑکا

بے بسی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔"یار تیرے فائدے کی ہی تو بات ہے۔"اتنے میں دوسرا لڑکا بھی بولا تو عُزیر کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑنے لگے۔"یار کیا مسئلہ ہے تُم لوگوں کا ؟ایک تو پہلے ہی میں نے اپنے غُصے کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہُوا ہے لیکن تُم لوگ مجھے مزید غُصہ دِلا رہے ہو۔"عُزیر نے منہ بگاڑتے ہوئے غصے سے کہا تو سب لڑکے حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔"پہلے کس بات پہ غُصہ ہے جناب کو " اُن میں سے ایک لڑکے نے سوالیہ انداز میں اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو عُزیر نے بیزاری سے کہا"یار کال آئی تھی اُس کی " عُزیر کے چہرے پر غصہ تھا۔"اچھا تو کیا کہتی ؟۔اُس کے دوست سمجھ چکے تھے حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔"مجھے کیا پتا کیا کہتی تھی ، میں نے کال ہی کاٹ دی تھی۔"عُزیر نے غصے سے کہا تو اُس کا ایک دوست بولا۔"یار بات تو کرنی تھی نا ، کیا پتا اُسے تمہاری ضرورت ہو"۔ تو عُزیر کے چہرے پہ مزید غُصہ چھا گیا۔"پہلے وہ مجھے کم استعمال کر چکی ہے جو اب اُس کے جھانسے میں آجاؤں۔"عُزیر نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ عُزیر کے فون پر دوبارہ رنگنگ ہوئی اُس نے بیزاری سے نمبر کی طرف دیکھا اور پھر موبائل رکھ دیا۔"کیا وہ ہی ہے ؟.ایک دوست نے دوبارہ سوال کیا تو عُزیر نے اثبات میں سر ہلا دیا تو اُس دوست نے تیزی سے موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا

اور کال اُٹھالی۔عُزیر نے مذمت کرنے کی کوشش کی لیکن باقی دوستوں نے اُسے روک لیا تو وہ بھی غُصے سے دوست کی طرف دیکھتے ہوئے بیٹھ گیا۔"ہیلو!"آگے سے پھر وہ ہی آواز آئی ۔"ہیلو،ہیلو " دوست نے جلدی سے کہا۔"جی کون؟۔سامنے سے سوالیہ انداز میں آواز آئی۔"میں ابرار " دوست نے اپنا نام بتایا۔"اوہ اچھا اچھا ابرار۔عُزیر کدھر ہے"آگے سے دھیمی سی آواز آئی۔ "وہ یہ بیٹھا ہے غُصے سے بھرا پڑا۔"ابرار نے کہا تو آگے سے رونے کی آواز سُنائی دی۔"ہیلو!کیا ہُوا۔"ابرار حیرت سے موبائل میں دیکھنے لگا تو عُزیر بھی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔"پلیز اُس سے بولو ایک بار مُجھ سے بات کر لے، میرا نمبر نہیں اُٹھاتا،کتنے نمبروں سے اُسے کال کر چکی ہوں آواز سُنتے ہی کاٹ دیتا ہے۔" آگے سے زاروقطار رونے والی آواز آئی تو ابرار نے موبائل کا سپیکر آن کر دیا۔جیسے ہی عُزیر کے کانوں میں آواز پڑی تو اُس نے تیزی سے ابرار کے ہاتھوں سے فون کھینچا۔"ہیلو،ہیلو، ہیلو گل کیا ہُوا تمہیں،تُم رو کیوں رہی ہو"عُزیر نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو اُس کے دوست ایک دوسرے کو دیکھ کر مُسکرانے لگے ایک نے ابرار کے کان میں کہا۔"بھائی نفرت اپنی جگہ مگر روتے ہوئے اُسے یہ بھی دیکھ نہیں سکتا۔"اِس کے ساتھ ہی سب نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"عُزیر ،مجھے معاف کردو پلیز " لڑکی نے روتے ہوئے کہا تو عُزیر کے چہرے کے

تاثرات بدلنے لگے۔" دیکھو گل ، ہمارے درمیان جو کچھ تھا سب ختم ہو چُکا ہے،اور رہی معافی کی بات تو جو تُم نے میرے ساتھ کیاِہے تُم اِس قابل ہو کہ تمہیں معافی دی جائے ۔ کوئی مصیبت ہو تو رابطہ کرنا اجنبی بن کر مدد کر دوں گا لیکن معافی کے لئے مجھ سے رابطہ مت کرنا". یہ کہہ کر عُزیر نے کال کاٹ دی اور غصے سے باہر کی جانب چل پڑا۔"ارے عُزیر کھانا تو کھاتا جا۔" ابرار نے اُسے روکنے کی کوشش لیکن اُس نے اَن سُنا کر دیا اور بائیک سٹارٹ کر کے تیزی سے گھر کی جانب بڑھ گیا وہ بائیک چلاتے چلاتے کسی گہری سوچوں میں چلا گیا تھا کہ اُسے سامنے سے آنے والے تیز رفتار ٹرک کا پتا ہی نہ چلا جو تیزی سے اُس میں آلگا اور وہ اُڑتا ہوا روڈ کے دوسری جانب جا گرا،اُسے بہت تکلیف محسوس ہوئی لیکن کچھ ہی پلوں میں اُنہی سوچوں کے ساتھ اُس کے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا ۔

*__________*__________*

5 Months Before

عُزیر، اووو عُزیر، عُزیرررررر" ۔عُزیر کا دوست گلی میں کھڑا اونچی آواز میں پُکار رہا تھا۔"

ااے ے ہے ے ے ے، ہو گیا شروع، ایک تو یہ لڑکا خود تو آجاتا ہے لیکن ہماری نیند خراب کر دیتا ہے صبح صبح، عُزیر سے کہوں گی کہ اسے نہ بُلایا کرے اگر بُلاتا ہے تو اِسے چُپ رہنے کا کہا کرے "عُزیر کے ساتھ والے گھر کی چھت پر سوئی بوڑھی اماں نے اُٹھتے ہوئے اور بڑبڑاتے ہوئے کہا۔"ارے ے آرہا ہوں یاررر صبر کر صبح صبح کیوں رولا ڈالتا ہے یہاں آکے " عُزیر نے اپنے جوگر کے تسمے باندھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو اُس کے دوست کی آواز آنا بند ہو گئی اُس نے تیزی سے ہاتھ چلائے تسمے باندھ کر کمرے کی ایک نُکر میں پڑا بیٹ اُٹھایا اور تیزی سے قدم اُٹھاتا باہر کی طرف بھاگا۔"امی میں میچ کھیلنے جا رہا ہوں ،آکر ناشتہ کروں گا"عُزیر نے کہا تو اُس کی امی جو کچن میں سب کے ناشتے کا انتظام کر رہی تھی اثبات میں سر ہلا دیا۔"ارے بھائی اتنی دیر کیا فیشن شو میں جا رہا ہے جو اتنا ٹائم لگاتا ہے تیار ہونے میں؟"عُزیر گھر سے باہر نکلا تو اُس کے دوست نے بائیک کو سٹارٹ کرتے ہوئے بیزاری سے کہا تو عُزیر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔"یار تُجھے پتا تو ہے وہ گراؤنڈ کے سامنے جو گھر ہے وہ۔۔۔۔!"عُزیر کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اُس کا دوست

بولا۔ "ہاں بھائی پتا ہے وہ روزانہ صبح بالکونی میں آتی ہے تیری بیٹنگ دیکھنے کے لئے لیکن تُو اُس کو دیکھتے دیکھتے انڈے پہ آؤٹ ہو جاتا ہے"اُس کے دوست نے مزاحیہ انداز سے کہا تو عُزیر کا چہرا بِگڑا اور پھر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔"دیکھنا بھائی آج تو چھکا ماروں گا وہ بھی سیدھے اُس کے دل پر ،اور ہاں آج اگر چھکا لگ جائے تو تیرا بھائی اُسے پرپوز بھی مارے گا" عُزیر نے Excited ہوتے ہوئے کہا تو اُس کا دوست بے اختیار ہنس پڑا " یہ میں پچھلے 2 مہینوں سے سُن رہا ہوں ہاہاہا تُو نے چھکا مار دیا اُس کو پرپوز کر دیا اور بھائی وہ مان گئ اور اب تُم دونوں ریلیشن شپ میں ہو! ہاہاہاہاہاہا"اُس کے دوست نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو عُزیر کے تاثرات بگڑ گئے"لے بھائی وہ سامنے گراؤنڈ ہے،وہ ٹیم کھڑی ہے،اُس ٹیم کا جو ہے نا اکبر سب سے خطرناک باؤلر ہے نا،آج اُسی کو چھکا لگاؤں گا اور گیند سیدھا اُس گھر میں پھینکوں گا پرپوز کے ساتھ"عُزیر نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے چیلینجنگ انداز میں کہا تو اُس کا دوست ایک بار پھر ہنس پڑا"اگر ایسی بات ہے نا تو کر کے دِکھا جو کہا ہے تُو نے ، جہاں بولے گا ٹریٹ دوں گا".دوست نے کہا تو عُزیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی "واہ لڑکی کے ساتھ ساتھ دوست سے ٹریٹ بھی ، دیکھ بیٹا اب تو پورا کروں گا خود کا دیا ہوا چیلینج"عُزیر نے کہا اور پھر بائیک رُکی دونوں اُترے اور سامنے کھڑی ٹیم کے پاس گئے،

کچھ ہی دیر میں میچ سٹارٹ ہو گیا عُزیر نے ٹاس کیا تو قدرت اتنی مہربان ہوئی کہ عُزیر ٹاس جیت گیا اور اُس نے بیٹنگ کا انتخاب کیا" لے بھائی آج تو قدرت بھی مجھ پر مہربان ہے آج تو لڑکی اور ٹریٹ دونوں ملیں گی تو بس تیار رہنا" عُزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اُس کے دوست نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میچ شروع ہو گیا، عُزیر کی ٹیم کے دو پلئیر بیٹنگ کے لئے میدان میں اُترے، آج عُزیر ٹیم کو جوش دینے کی بجائے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ اُس کی ٹیم کا کوئی بندہ آؤٹ ہو جائے تو اُس کی باری آئے۔ وہ اِنہی سوچوں میں غُم تھا جب اُس کی نظر میدان کے سامنے والے گھر کی بالکونی کے دروازے پر لٹکے ہوئے پردے پر پڑی جس میں عُزیر نے حرکت محسوس کی تو عُزیر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی "لگتا ہے انتظار کر رہی ہے" عُزیر نے دل ہی دل میں کہا" بھائی دل میں نہیں باہر بھی آواز آ رہی ہے تمہاری" پاس بیٹھے دوست نے عُزیر کو کندھے سے ہلاتے ہوئے کہا تو عُزیر ایک دم ہِل سا گیا" ارے بھائی سکون سے محبت انجوائے کرنے دے نا کیوں ڈسٹرب کر رہا ہے" عُزیر نے بیزاری سے کہا تو اُس کا دوست ہنسنے لگا" بھائی محبت بعد میں اِنجوائے کرنا جا آؤٹ ہو گیا کالی زبان والے تیری باری آ گئی ہے مار دے چھکا کر لے پرپوز لے لے ٹریٹ میرے سے " دوست نے ہنستے ہوئے کہا تو عُزیر تیزی سے اُٹھا ، آتے ہوئے بلے باز کے ہاتھ

سے تیزی سے بیٹ کھینچا اور میدان کے سامنے بنے گھر کی طرف رُخ کر کے لہرانے لگا جِس سے بالکونی کے دروازے پر لگے پردے میں تیزی سے حرکت ہوئی ،پردا سائیڈ پہ ہُوا ایک نازک پتلی سی سانولی رنگت موٹی آنکھیں، باریک ہونٹ ، بادامی رنگ کی شلوار قمیض پہنے پریوں جیسی لڑکی اپنا دوپٹہ سنوارتی بالکونی میں آئی، وہ پریشان نظروں سے عُزیر کو دیکھنے لگی جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو تبھی اچانک عُزیر کے کانوں میں پانچ چھ آوازیں سُنائی دی "بھائی پیچھے دیکھ لے "لڑکے اُسے پیچھے دیکھنے کو کہہ رہے تھے جب تک اُسے سمجھ آئی وہ پیچھے مڑا اور کریز پر موجود وکٹوں کے اوپر گر گیا، سب ہنسنے لگے اُسے محسوس ہُوا کہ لڑکی کے چہرے پر بھی مُسکراہٹ آئی ہے وہ تیزی سے اُٹھا اور وکٹ جوڑنے لگا اور پھر کھیلنے کے لئے تیار ہو گیا اُس کی نظر سامنے بالکونی پہ جمی ہوئی تھی اور جیسے ہی بال آئی اُس نے کھیلنا چاہا لیکن بال سیدھی وکٹوں میں جا لگی ،وہ اُداس نگاہوں سے بیٹ زمین پر پٹختے ہوئے بالکونی میں دیکھنے لگا وہ لڑکی بھی سر جُھکائے واپس جانے کے لئے مڑی کہ اچانک شور نے عُزیر اور اُس لڑکی کے قدم روک دیے۔"نو بال، نو بال، نو بال " عُزیر کے دوست شور مچانے لگے تو عُزیر نے خوشی سے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر خوشی سے اُچھل کر واپس مڑا، اُدھر لڑکی بھی تیزی سے پلٹی عُزیر نے بیٹ اُٹھایا، اور بالر کو انگلی سے اشارہ کیا تو باؤلر غُصے سے

بھرے تاثرات لے کر بھاگتا ہوا بال کروانے آیا اور جیسے ہی اُس نے بال پھینکی عُزیر نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے بیٹ کو کچھ اس طرح گھمایا کہ گیند بلے سے لگتے ہی ہواؤں میں چلی گئی سب گیند کو بڑے غور سے دیکھنے لگے، لڑکی کی نظریں بھی گیند پر جم گئیں عُزیر پریشانی سے گیند کو دیکھنے لگا نیچے فیلڈر گیند کو فالو کرتے ہوئے بھاگ رہے تھے جب عُزیر کی نظر بالکونی والی لڑکی پر پڑی جس نے دونوں ہاتھ ہوا میں اُٹھا رکھے تھے اور گیند اُڑتی ہوئی سیدھے لڑکی کے ہاتھوں میں جا گری ۔ عُزیر خوشی سے اُچھل پڑا لڑکی بھی حیرانگی اور خوشی سے گیند کو دیکھنے لگی ،عُزیر نے بیٹ زمین پر پھینکا اور تیزی سے اُس گھر کی طرف بھاگا" میں آرہا ہوں" ہاتھ کے اشارے سے لڑکی کو کہنے لگا تو لڑکی بھی تیزی سے نیچے کی طرف بھاگی۔ عُزیر نے گھر کے پاس پہنچ کر زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا کچھ ہی پلوں میں دروازہ کھل گیا ایک نازک کلی سی مانند لڑکی نے آہستہ سے ہلکا سا دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ باہر نکال کر بال باہر کر دی عُزیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا بال پکڑ لی اِس کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا، وہ بال لے کر واپس پلٹا تو اُسے محسوس ہُوا کہ اُس کے ہاتھ میں کچھ اور بھی ہے اُس نے دیکھا تو گیند ایک کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی اُس نے تیزی سے کاغذ اُتارا اور گیند کو پھینک کر کاغذ کو کھولا اور پھر مُسکرا اُٹھا "IT HIT STRAIGHT TO

" MY HEART" کاغذ پر لکھا تھا، عُزیر نے کاغذ کو زور سے چوما اور فولڈ کر کے جیب میں ڈال لیا ،پُورے میچ میں وہ بہت پُر جوش اور خوش دِکھائی دے رہا تھا۔ میچ ختم ہُوا وہ اور اُسکا دوست دونوں واپس گھر کی طرف روانہ ہوئے " بھائی یہ مت سوچ کہ میں بُھول گیا چُپ چاپ کسی ہوٹل میں روک اور ناشتہ کروا" عُزیر نے بائیک چلاتے دوست کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جو بہت تیزی سے بائیک گھر کی طرف بھگائے ہوئے تھا عُزیر کی بات سُن کر اُس نے بائیک کی رفتار کم کی "ٹھیک ہے بھائی ، "دوست نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بائیک ایک ہوٹل کے سامنے روک دی ۔دونوں اندر چلے گئے ناشتہ آرڈر کیا"بہت مبارک ہو یار، کیا بات ہے یاررر "دوست نے مُسکراتے ہوئے کہا تو عُزیر کے چہرے پر بھی مُسکراہٹ آگئی۔"خیر مبارک احتشام جانی، یہ سب تیری وجہ سے ہی تو ممکن ہُوا ہے "عُزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اُس کا دوست (احتشام)سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔"اگر تُو نہ آفریدی تاڑ کی ٹریٹ کی تو یہ ممکن ہی نہیں تھا۔"عُزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو احتشام بھی ہنس پڑا۔"بھو کے مطلب تُجھے لڑکی سے زیادہ میری ٹریٹ کی خوشی ہے "احتشام نے کہا تو عُزیر نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا ۔پھر دونوں نے ناشتہ کیا اور واپس گھر کی جانب بڑھ گئے۔

*__________*__________*

* PRESENT DAY *

"اایک ،ایکسکیوز، مم،می میڈم، یہاں ایک ایکسیڈنٹ پیشنٹ آیا ہے، عُع،عُزیر نام سے" ایک لڑکی پریشان حالت میں روتی ہوئی ہسپتال کے اندر داخل ہوئی اور رسپشن پر ہڑبڑاتے انداز میں پوچھنے لگی "جی ،جی میڈم وہ ابھی آپریشن تھیٹر میں اُنکا آپریٹ ہو رہا ہے، بہت سیریس کنڈیشن ہے اُن کی، " نرس نے پریشانی سے کہا تو لڑکی تیزی سے آپریشن تھیٹر کی جانب بھاگی اور کچھ ہی پلوں میں وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے تھی باہر 4,5 لڑکے پریشان حالت میں کھڑے تھے اُس لڑکی کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔اُن میں سے ایک لڑکا تیزی سے آگے بڑھا۔"گلِ تم؟ "اُس نے لڑکی کو ہاتھ سے پکڑا اور کھینچ کر سائیڈ پر لے گیا۔"تُم یہاں کیا لینے آئی ہو، منع کیا تھا نا تمہیں، وہ پہلے ہی تمہاری وجہ سے بہت کچھ برداشت کر چکا ہے پلیز تم جاؤ یہاں سے "اُس نے سخت لہجے میں لڑکی سے کہا تو وہ لڑکی رونے لگی"

پلیز مجھے اُسے دیکھنا ہے، اُس کی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے مجھے معافی مانگنی ہے اُس سے، "لڑکی (گل) زارو قطار رونے لگی۔ "وہ تُم سے بات نہیں کرنا چاہتا تُم پلیز جاؤ یہاں سے اور دُعا کرو اُس کے لئے "لڑکے نے کہا۔ لڑکی بس روئے جا رہی تھی کہ اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا۔ "جی اِس پیشنٹ کے ساتھ کون ہے؟ "ڈاکٹر نے کہا تو وہ لڑکا تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھا "جی ڈاکٹر صاحب میں اُس کا دوست کیسی کنڈیشن ہے اُسکی؟ "لڑکے نے پریشانی سے پوچھا " جی، پریشانی کی کوئی بات نہیں، بس اُن کی ٹانگ میں فریکچر ہُوا ہے اور بازو ٹوٹا ہے ہم نے آپریٹ کر دیا ہے اب اُن کی حالت خطرے سے باہر ہے" ۔ ڈاکٹر نے کہا تو لڑکی اور باقی لڑکوں نے گہری سانس لی۔ عُزیر کو روم میں شفٹ کر دِیا گیا، سب دوست اُس کے ارد گرد بیٹھے اُس سے باتیں کر رہے تھے، "بھائی وہ آئی ہے ملنے "اُس کے ایک دوست نے دھیرے سے کہا تو عُزیر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا "کون آئی ہے ابرار؟ "عُزیر نے پوچھا۔ "گل آئی ہے باہر بیٹھی ہے، میں نے تو جانے کا بولا لیکن کہتی مل کر بات کر کے جاؤں گی،، رو رہی ہے" ابرار نے ساری بات بتائی تو عُزیر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اثبات میں سر ہِلا دیا "ٹھیک ہے تُم سب باہر جاؤ اور بھیجو اُسے "عُزیر نے کہا اور سب دوست اُٹھ کر باہر چلے گئے وہ کمرے کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا کچھ ہی دیر

میں سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک پتلی سی لڑکی بھیگی آنکھوں کے ساتھ سر جُھکائے اندر داخل ہوئی، عُزیر نے آنکھیں بند کرلی۔ وہ لڑکی تیزی سے عُزیر کے پاس آئی اور کُرسی کو کھینچ کر عُزیر کے بیڈ کے پاس کیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی۔ "مجھے معاف کردو پلیز، یہ سب میری وجہ سے ہُوا ہے، تمہاری اِس حالت کی زمہ دار میں ہوں، "لڑکی نے روتے ہوئے کہا تو عُزیر نے تھوڑی سی طاقت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا " پلیز بات کرو مُجھ سے، ایسے مت کرو، ہمارے درمیان جو کچھ ہوا وہ صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہُوا، میں تُم سے محبت کرتی ہوں، تمہارے بغیر میری زندگی ادھوری ہے عُزیر پلیز بات کرو"لڑکی بس روئے جا رہی تھی۔ اتنے میں ایک سفید کوٹ پہنے لڑکی کمرے میں داخل ہُوئی تو عُزیر نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اُسے دیکھنے لگا ، " اب کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ؟ " اُس لڑکی نے عُزیر کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا تو عُزیر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہِلا دیا۔ " آئی-لو-یو " ڈاکٹر جب عُزیر کے پاس پہنچی تو عُزیر نے تیزی سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو ڈاکٹر اور گل دونوں حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی۔ "یہ، یہ کک، کیا بول رہے ہو ؟"ڈاکٹر نے حیرت سے لڑکھڑاتے ہوئے پوچھا۔ "ارے شرماؤ نہیں کچھ لوگوں کو لگتا ہے اُن سے بچھڑ کر میں برباد ہو گیا ہوں، اُنہیں بھی تو پتا چلنا چاہئے نا کہ اُن کے علاوہ بھی

ہماری زندگی میں کوئی آسکتا ہے" عُزیر نے تنزیہ انداز میں گل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر کی طرف چہرا گھما کر مسکراتے ہوئے آنکھ ماری تو ڈاکٹر بھی خاموشی سے اُسے دیکھنے لگی۔" بائی دا وے گل یہ ہیں میری محبت ااااا ممممممم ۔۔۔۔۔ علیزہ ،اوہ سوری ڈاکٹر علیزہ اینڈ علیزہ ! شی اِز مائی ایکس مِس گل" عُزیر نے ڈاکٹر کے سفید کوٹ پر لگی نام کی چھوٹی سی تختی پر نظر ڈال کر نام پڑھا اور گل کو دیکھتے ہوئے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ گل جس کی آنکھوں میں آنسو آ چُکے تھے " تُم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے، بِنا کچھ جانے، کچھ سمجھے ایک پل میں مجھے اجنبی بول دیا" گل نے بوجھل انداز سے کہا تو عُزیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی " اپنا تھا کون ؟ جن کو اپنا مانا وہ تو بہت خوشی سے رہ رہے ہیں، ہماری زندگی برباد کرکے، خیر تُم جاؤ یہاں سے ہمیں ڈسٹرب مت کرو" عُزیر نے سخت لہجے میں کہا تو گل روتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئی۔" اووو ہیلو، مسٹر یہ سب کیا تھا؟" ڈاکٹر علیزہ نے گل کے کمرے سے جاتے ہی عُزیر کو کھا جانے والے انداز میں کہا تو عُزیر بے اختیار ہنس پڑا۔

" آئی ایم سوری میڈم، میری مجبوری تھی" عُزیر نے کہا تو ڈاکٹر علیزہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔" وہ لڑکی روتی ہوئی گئی ہے ،ایسی کیا مجبوری ہے کہ ایک لڑکی کو رُلا دیا اور تُم دونوں کا چکر کیا ہے اور میں اِس میں کیسے شامل ہو گئی ؟" ڈاکٹر علیزہ اُسے سوالیہ نظروں

سے دیکھنے لگی تو عُزیر مسکرانے لگا۔"محبت کی کہانی ہے سننا پسند کریں گی۔۔؟"عُزیر نے پوچھا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلادیا اور پاس پڑی کُرسی پر بیٹھ گئی،عُزیر نے شروعات سے بتانا شروع کیا کیسے وہ گل سے مِلا کیا ہوا سب ۔

"تو ڈاکٹر صاحبہ ہُوا کچھ یوں کہ میرے دوست نے میرے ساتھ شرط لگائی کہ چھکا ماروں اور سامنے بالکونی والی لڑکی کو پروپوز کروں تو وہ مجھے ٹریٹ دے گا اور میں کامیاب بھی ہو گیا اور اُس سے ٹریٹ بھی لے لی"عُزیر نے بتانا شروع کیا اور ڈاکٹر علیزہ اثبات میں سر ہلاتی رہیں ۔

*__________*__________*

4 MONTHS BLACK

BACK

ہیلووووو " عُزیر نے موبائل کان کو لگاتے ہوئے رومانوی انداز میں کہا تو آگے سے سرگوشی میں آواز آئی "ہیلووو،جی"بہت پیاری آواز میں آگے سے جواب آیا۔ " کیسی ہیں گل صاحبہ ؟"عُزیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ رومانوی انداز میں پوچھا تو آگے سے پھر ہلکی سی آواز آئی۔"میں ٹھیک آپ بتائیں عُزیر" گل نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا

۔"میں بھی ٹھیک ،اچھانا آج مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے"عُزیر نے سیریس انداز میں کہا۔"جی بولیں"گل کا چہرہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔"ہمیں ایک مہینہ ہو گیا ہے یُونہی فون پر بات کرتے، کیوں نا ایک دوسرے کے روبرو آئیں اور اپنے مستقبل کو ڈسکس کریں"عُزیر نے دھیرے سے کہا تو آگے سے ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ " مستقبلِ سے کیا مطلب ؟"گلِ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو عُزیر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئ" آپ ملو تو ،سب پتا چل جائے گا، اب یونہی تو موبائل پر ساری زندگی نہیں گزار سکتے نا بہت فیصلے ہیں جو ہم نے اپنی زندگی کے ڈسکس کرنے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر ہی ہونگے نا۔"عُزیر نے کہا تو آگے سے پھر ایک مسکراہٹ آئی۔ " جی میں سمجھ گئ،تو کب ملنا چاہو گے آپ ؟"گلِ نے کہا۔"تو پھر آج شام کو آپ کے گھر کے پاس جو ہوٹل ہے وہاں ملاقات کرتے ہیں"عُزیر نے کہا ۔ " جی ٹھیک ہے"گلِ نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ " تو پھر ٹھیک ہے شام میں ملاقات ہوتی 5 بجے انشاءاللہ"عُزیر نے کہا ۔ " جی انشاءاللہ"گلِ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔عُزیر نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تو دوپہر کے 3 بجے رہے تھے وہ جلدی سے اُٹھا اور الماری سے کپڑے نکالنے لگا ۔ گہرے براؤن رنگ کی پینٹ اور ساتھ میں سفید شرٹ نکالی اور نہانے چلا گیا،اُدھر

گلِ نے سفید رنگ کی ساڑھی نکالی اور تیار ہونے کے لئے چلی گئی ۔ عُزیر نہا کر آیا ، بال کنگھی کیے، گھڑی اور جوتے پہن کر مکمل تیار ہونے کے بعد اُس نے ایک نظر گھڑی کی طرف دوڑائی تو 4 بج چکے تھے اُس نے بائیک کی چابی پکڑی اور باہر کی طرف چلا گیا، اُدھر گلِ بھی جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی، مکمل تیار ہونے کے بعد وہ بھی گھر سے نکلنے ہی والی تھی جب اُس کے موبائل پر رننگ ہوئی اُس نے دیکھا تو مسکراتے ہوئے کال اُٹھالی "ہیلو " گلِ نے کہا۔ "کہاں ہو" عُزیر نے پوچھا۔ "بس نکلنے والی ہوں" گلِ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "کیسے آؤ گی ؟" عُزیر نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ "رکشہ سے " گلِ نے مختصر جواب دیا۔ "کوئی ضرورت نہیں رکشہ سے آنے کی میں آرہا ہوں تمہیں لینے " عُزیر نے کہا تو گلِ کے قدم رُک گئے " چلیں جیسا آپ کو بہتر لگے۔" گلِ نے کہا تو عُزیر نے بائیک کی سپیڈ بڑھادی "ٹھیک ہے انتظار کرو میں آرہا ہوں "۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلِ کے گھر کے سامنے تھا اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو گلِ سفید ساڑی پہنے، کھُلے سیاہ گھنے بال ، آنکھوں میں کاجل لگائے باہر نکلی، عُزیر اُسے دیکھتے ہی ساکت ہو گیا جب اُس نے عُزیر کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا "کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں " گلِ نے شرماتے ہوئے پوچھا. "کچھ نہیں بس تم سے نظر ہٹانے کا دل ہی نہیں کر رہا،" عُزیر نے گلِ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا تو

گل نے شرماتے ہوئے چہرہ جُھکا لیا " پاگل کوئی دیکھ لے گا چھوڑو" گل نے عُزیر کے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو عُزیر نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور پھر اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا، وہ بائیک پر بیٹھ گئی ، عُزیر نے بائیک آگے بڑھائی، پورے رستے دونوں میں خاموشی رہی ، کچھ دیر بعد عُزیر نے بائیک ایک بڑے سے ہوٹل کے سامنے روک دی، اور پھر دونوں نیچے اُترے ، عُزیر نے اپنا بازو آگے کیا تو گل نے اُس کے بازو میں اپنی بازو ڈال دی اور پھر وہ دونوں مسکراتے ہوئے ہوٹل میں چلے گئے، ہوٹل کافی شاندار تھا وہ سب سے آخر والے ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے جہاں لوگ کم تھے تاکہ اُنہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے ، چند لمحوں بعد ہی ویٹر آرڈر لینے آگیا۔"سر مینیو "ویٹر نے مودبانہ انداز میں کہا تو عُزیر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ویٹر سے مینیو کارڈ پکڑا "کیا کھانا پسند کرو گی گل" عُزیر نے گل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سر جھکائے بیٹھی تھی " جو آپ کو پسند ہو وہ منگوالیں" گل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عُزیر بھی مسکرانے لگا ۔"مجھے تو گل پسند ہے" عُزیر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو گل کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔"اوکے ویٹر آپ دو لارج پیزا ، کولڈرنک اینڈ لاسٹ پہ آپ آئس کریم لے آنا" عُزیر نے ویٹر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو ویٹر نے مودبانہ انداز میں جی کہا اور وہاں سے چلا گیا۔"جی تو گل ، لگتا ہے آپ یہاں

خاموش رہنے کے لئے آئی ہیں، سارے رستے بھی آپ کچھ نہیں بولیں، اور ادھر تو دیکھیں میری طرف "عُزیر نے مسکراتے ہوئے گل کی ٹھوڑی سے پکڑ کر اُس کا چہرا اوپر کیا تو گل نے آہستہ سے نظریں اُٹھا کر عزیر کی طرف دیکھا "جی" گل نے کہا۔ " جی تو آپ شروعات کریں بات کی "عُزیر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔"میں کیا کہوں" گل نے شرماتے ہوئے کہا ۔"جو بھی آپ کے دل میں ہے، بول دیں، جو سوال کرنا چاہیں کر لیں" عُزیر نے گل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ " اپ، آپ، ممی، میں" گل ہچکچا رہی تھی ۔

"ارے ہچکچا کیوں رہی ہیں؟ چلیں میں ہی کچھ بول دیتا ہوں" عُزیر نے مسکراتے ہوئے گل کی طرف دیکھا" دیکھو گل، بات کو گھمانا میری عادت نہیں ہے اِس لئے میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ...." عُزیر بات کرتے کرتے رُک گیا، گل سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔" بات یہ ہے کہ ریلیشن وغیرہ میں رکھنا نہیں چاہتا، مہینے سے اوپر ہو گیا ہم دونوں کو ملے ہوئے بات کیے اور ان دنوں میں ہم نے ایک دوسرے کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے، سو میں جو کہنا چاہتا ہوں کہ کیوں نا ہم اب ایک دوسرے کے ساتھ بندھن میں بندھ جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔" عُزیر نے کہا تو گل نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عُزیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا" کیا تم مُجھ سے شادی کرنا چاہو گی؟" عُزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو گل

نے بھی شرماتے ہوئے اپنا ہاتھ عُزیر کے ہاتھ پہ رکھ دیا تو عُزیر نے زور سے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لگے عزیر نے اپنا چہرہ تھوڑا سا آگے کیا تو گلِ شرم سے لال ہو گئی اور آنکھیں بند کر کے جیسے ہی اُس نے اپنا چہرہ تھوڑا آگے کیا" آہم آہم آہم ،"کسی کے کھانسنے کی آواز سے وہ دونوں ہڑبڑا اُٹھے جیسے وہ ہوش میں ہی نہیں تھے کہ آس پاس اور بھی لوگ ہیں۔اُنہوں نے دیکھا تو ویٹر ہاتھ میں کھانا پکڑے کھڑا تھا وہ دونوں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو اور پھر ویٹر کو دیکھنے لگے پھر عُزیر نے ہاتھ کا اشارہ ٹیبل کی طرف کیا تو ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔دونوں نے کھانا کھایا محبت بھری باتیں بھی کی اور پھر بل دے کر باہر نکل آئے۔"آج تُم بات کرنا اپنے والدین سے میں بھی بات کرتا ہوں" بائیک پر بیٹھتے ہوئے عُزیر نے کہا تو گلِ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

یونہی دن گزرنے لگے عُزیر نے اپنے گھر والوں سے بات کی تو وہ راضی ہو گئے اُدھر گلِ کے گھر والے بھی مان گئے یوں دیکھتے ہی دیکھتے کچھ دِنوں میں دونوں کی منگنی ہو گئی۔ دونوں بہت خوش تھے ملاقاتیں ہوتیں،ایک دوسرے کے گھر آنا جانا شروع ہو گیا تھا،دو مہینے گزر گئے تھے عُزیر گلِ سے شادی کی بات کرتا تو وہ ٹال دیتی، منگنی بھی گلِ کے کہنے پر ہوئی تھی

ورنہ عُزیر توڈائریکٹ شادی کرناچاہتا تھا۔ یونہی دن گزر رہے تھے۔" گلِ یار تم ایسے شادی کی بات کو ٹال کیوں رہی ہو تین مہینے ہو چکے ہیں ہماری منگنی کو اور جب بھی میں تم سے شادی کی بات کرتاہوں تم بات کو بدلنے لگتی ہو، کیا کوئی وجہ ایسی ہے جو میں نہیں جانتا، یا تمہیں کوئی پریشانی ہے؟" عُزیر نے گلِ کو کال کی اور فون اُٹھاتے ہی عُزیر نے سیدھی بات کر ڈالی جس پر گلِ کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی۔" عُزیر میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی، مجھے نہ کوئی پریشانی ہے، نہ کوئی ایسی ویسی بات ہے، میں بس چاہتی ہوں ایک بار تم پوری طرح اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ، شادی تو بعد میں بھی ہوتی رہے گی" گلِ نے بھی سیدھی بات کی تو عُزیر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات آ گئے۔"کیا؟ یہ وجہ ہے تمہاری جو اتنا دیر کر رہی ہو، مجھے پیروں پہ کھڑا ہونے کی کیا ضرورت ہے، گاؤں میں زمین پڑی ہے اُس کی آمدن آتی تو ہے، میرے گھر میں لوگ ہی کتنے ہیں میں اور میرے والدین پھر چوتھی تم آ جاؤ گی، اور جتنی آمدن آتی ہے الحمدللہ گزارا ہو رہا ہے اور آگے بھی ہو گا، تمہیں اس بات کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے" عُزیر نے اطمینان سے سمجھاتے ہوئے کہا۔" نہیں، مجھے اُس آمدن پہ نہیں جینا، تم کوئی کاروبار کرو یا نوکری کرو، اپنے دوست احتشام کو ہی دیکھ لو اُس کی بھی تو پیچھے جائیداد ہے نا لیکن پھر بھی وہ جاب کرتا ہے نا، میں ایسے زندگی نہیں گزاروں

گی، یا تو تمہیں کچھ کرنا ہو گا یا پھر مجھے نوکری کرنے دینی ہو گی ،اور ویسے بھی کب تک چلے گی یہ تمہاری زمین جائیداد، آنے والی نسلوں کے بارے میں سوچو،اُن کو بھی یوں گھر بیٹھ کر کھانے کا کہو گے ؟"عُزیر کے لہجے میں تبدیلی واضح محسوس ہو رہی تھی، عُزیر حیرت سے فون کی طرف دیکھ رہا تھا۔"گلِ، یہ تم ہی ہو؟"عُزیر نے حیرت سے کہا۔"ہاں میں ہی ہوں ۔"گلِ نے کہااور پھر فون کاٹ دیا۔عزیر کے چہرے پر ہلکا سا غصہ نمایاں ہوا تھا."یہ بھلا کیا بات ہوئی، آج کل تو لڑکیاں کہتی ہیں کہ ہمارے شوہر ہمارے ساتھ وقت بھی گزاریں اور گھر بھی چلتا رہے، یہ پہلی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کو کہتی کہ تم کما کر کھلانا، خیر مجھے کیا، میری جائیداد ہے اُس سے نہیں کھاؤں گا تو پھر کہاں سے کھاؤں گا،جب تک ہے تب تک تو انجوائے کروں،بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی"عُزیر نے بیزاری سے کہااور پھر کندھے اُچکا کر موبائل کو بیڈ پر پھینک کر دھڑام سے لیٹ گیااور گہری نیند میں چلا گیا۔

کافی دن گزر چکے تھے دونوں میں کوئی رابطہ نہیں ہوا، عُزیر نے ایک،دوبار بات کرنے کی کوشش کی تو آگے سے وہی سب سننے کو ملتا تو عُزیر بھی بیزار ہو چکا تھا، "

*______*______*

PRESENT DAY

"اچھا تو یہ وجہ تھی تم دونوں کے الگ ہونے کی، کہ وہ کہتی تھی تم اپنا کام کرو بجائے اِس کے کہ تم اپنے باپ کی جائیداد پر عیش کرو " اچانک ڈاکٹر علیزہ نے بات کے دوران عُزیر سے سوال کیا تو عزیر ڈاکٹر علیزہ کی طرف دیکھ کر مُسکرانے لگا، "اگر اتنی سی باتوں پر رشتے ٹوٹنے لگتے تو مُلیلے والے نبیل کو خوبصورت کب کی چھوڑ کر چلی جاتی ہاہاہاہا" عُزیر نے ہنستے ہوئے کہا تو ڈاکٹر علیزہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی "تو آخر وجہ کیا تھی کہ تمہارے اور گلِ کے درمیان اتنی دوری پیدا ہو گئی؟" ڈاکٹر نے سنجیدہ انداز میں پوچھا تو عُزیر کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی "محبت میں جب کوئی دھوکہ دیتا ہے تو چھوٹی سے چھوٹی بات بھی چھوڑ جانے کے لئے کافی ہوتی ہے" عُزیر نے کہا تو ڈاکٹر علیزہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی "میں کچھ سمجھی نہیں؟ "علیزہ نے کہا۔ "بس یہی کہ کچھ دن میں نے بہت

کوشش کی کہ گل سے بات کروں اُسے سمجھانے کی کوشش کروں لیکن وہ تھی کہ ماننے کو تیار ہی نہ تھی، پھر میں نے سوچا کہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی، کب تک میں اپنی وراثت میں ملی جائیداد پر عیاشی کرتا رہوں گا اس لئے میں نے اپنا کام کرنے کا فیصلہ کیا، یہی خوشخبری دینے کے لئے پہلے میں نے اُسے کال کی تو اُس نے نمبر مصروف کر دیا پھر میں نے سوچا کہ اُس کے گھر جا کر اُسے یہ گُڈ نیوز سناتا ہوں، اس لئے میں اُس کے گھر کی جانب نکل پڑا لیکن رستے میں جو کچھ میں نے دیکھا اُس نے میرے پیروں تلے سے زمین نکال دی "عُزیر نے ایک دم غُصے سے کہا تو علیزہ کے چہرے کے تاثرات بھی بدلنے لگے "کیا دیکھا تم نے ؟ "ڈاکٹر علیزہ نے حیرت سے پوچھا. "میں بائیک پر جا رہا تھا کہ اچانک سے میرے سامنے ایک گاڑی جا رہی تھی، میرے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ وہ میرے دوست کی گاڑی تھی، سوچا اِس کو بھی ساتھ لے چلتا ہوں اس لئے میں نے اپنی بائیک تھوڑی سی آگے کی گاڑی کے قریب گیا لیکن اُس نے گاڑی تیز کر لی، مجھے لگا وہ کسی کام سے جا رہا ہو گا اِس لئے میں بائیک آہستہ کر لی لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے کھڑی تھی، میں نے سوچا کہ اُسے ہوٹل میں کیا کام ہو سکتا ہے دیکھنے کے لئے میں بائیک سے اُتر کر جب ہوٹل میں داخل ہوا تو مجھے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں ہو رہا تھا،

گل اور میرا دوست دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کرتے اوپر جا رہے تھے، میں نے اُنکا پیچھا کیا وہ دونوں ہوٹل کے ایک کمرے میں چلے گئے، غُصہ مجھے بہت آیا سوچا وہیں دونوں کو گولی مار دیتا لیکن میں خاموشی سے واپس آگیا۔" عُزیر کی آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔" کتنی بُری بات ہے، تمہاری منگیتر ہو کر تمہارے دوست کے ساتھ ..." ڈاکٹر علیزہ نے غم زدہ ہو کر کہا ۔ ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا 5,6 لڑکوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہُوا غُصے سے عُزیر کو دیکھتے ہوئے اُس کی طرف بڑھا اور تیزی سے بیڈ پر لیٹے عُزیر کو گریبان سے پکڑ کر ایک زوردار مُکّہ مارا" سالے تیری ہمت کیسے ہوئی میری منگیتر کو آئی لوّیو بولنے کی "لڑکے نے غُصے سے کہا تو عُزیر مسکرانے لگا ۔ اتنے میں ڈاکٹر علیزہ نے اُس لڑکے کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے کھینچا اور ایک زوردار تھپڑ مارا۔ " چھوڑو اُسے احتشام" ڈاکٹر علیزہ نے غصے سے کہا تو وہ لڑکا حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔ " علیزہ یہ سب کیا ہے؟ اِس کے لئے تُم نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا، " لڑکے نے غُصے سے کہا۔ " تم کہیں بھی اپنی گنڈا گردی شروع کر دیتے ہو، دیکھو تو سہی وہ ایکسیڈنٹ پیشنٹ ہے پہلے ہی اُسے اتنی چوٹیں آئیں ہیں اور تم اُسے مار رہے ہو" ڈاکٹر علیزہ نے کہا تو ایک دم عُزیر زور زور سے ہنسنے لگا۔ ڈاکٹر علیزہ اور لڑکا اُسے

دیکھنے لگے۔ " ڈاکٹر صاحبہ زیادہ حیران نہیں ہوں، یہ وہ ہی آستین کا سانپ ہے جس کی ابھی میں تُم سے بات کر رہا تھا " عُزیر نے ہنستے ہوئے کہا تو ڈاکٹر علیزہ حیرت بھری نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔"ابھی آگے آپ کو اور بھی بتانا تھا کہ یہ صاحب آگئے۔"عُزیر نے کہا ۔"کیا مطلب دوست اور کیا بتانا تھا؟"ڈاکٹر علیزہ نے پوچھا۔"یہی کہ موصوف کو غُصہ اِس لئے تھا کیونکہ اُس بات کے بعد میں نے اِن کی منگیتر کی تصویر پر کمنٹ جو کر دیا تھا، بس اُسی بات کا بدلہ لینے آئے ہیں یہ، اور ابھی بھی آپ کو جو آئی لوّیُو بولا ہے یہ بھی جو لڑکی گئی نے مِس گل صاحبہ اُسی نے خبر دی ہے تبھی تو یہ اُڑتے ہوئے آئے ہیں"عُزیر نے مزید بات کھول دی تو وہ لڑکا پھر سے غُصے میں عزیر کی طرف لپکا تو ڈاکٹر علیزہ نے پھر سے اُسے کھینچا۔ "شرم کرو احتشام، تُم نے مجھے یہ بتایا تھا کہ کسی دوست نے میری فوٹو پر کمنٹ کیا ہے لیکن خود اپنے ہی دوست کی محبت کے ساتھ ہوٹلوں میں روم بُک کرتے پھر رہے ہو یہ نہیں بتایا، اپنی بار غیرت جاگ اُٹھی، واہ"ڈاکٹر علیزہ نے غُصے سے کہا تو احتشام حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔"تو تمہیں بھی اِس نے اپنی آنکھوں دیکھا جھوٹ سُنا کر اپنے جال میں پھنسالیا۔"احتشام نے غصے سے کہا تو ڈاکٹر علیزہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی"آنکھوں دیکھا جھوٹ؟" ڈاکٹر نے کہا۔"یہ تمہیں کوئی من گھڑت کہانی سنائے گا اس کی بات پر یقین مت کرنا علیزہ"

عُزیر نے تیزی سے غصے میں کہا۔"اِس نے جو کچھ دیکھا وہ غلط ہے علیزہ، میں نے اِسے اُس وقت بھی سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن اِس نے آنکھوں دیکھا سچ مانا اور میری بات پر یقین نہیں کیا، اور تمہیں بھی باتوں میں اُلجھا دیا ہے۔سچ نہیں جانتے تُم دونوں"احتشام نے پوری بات بتانے کی کوشش کی تو عُزیر نے اُسے ٹوک دیا۔"سچ کیا ہے مجھے پتا ہے زیادہ نیک بننے کی ضرورت نہیں ہے، کیا میں کوئی بچہ ہوں یا علیزہ بچی ہے جس کو نہیں پتا کے لوگ ہوٹلوں میں کمرے کیوں بُک کرتے ہیں"عُزیر نے غصے سے کہا تو احتشام کے چہرے پر پھر سے غصہ چھا گیا۔"ہاں تم دونوں بچے ہی ہو، جو بس دیکھی دکھائی اور سُنی سُنائی باتوں پر یقین کرتے ہو ، سچ جاننے کی کوشش نہیں کرتے"احتشام نے مزید غصے سے کہا۔"دیکھو آپس میں لڑنا بند کرو، اور احتشام تم دفع ہو جاؤ یہاں سے مجھے تمہاری شکل تک نہیں دیکھنی، اور نہ مجھے تم سے کوئی رشتہ رکھنا ہے ،جو اپنے دوست کے ساتھ غداری کر سکتا ہے میرے ساتھ بے وفائی کرنے میں وقت تھوڑی لگائے گا۔"علیزہ نے غُصے سے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"علیزہ اِس نے تمہیں وہ بتایا جو اِس نے دیکھا، ہاں میں گیا تھا ہوٹل میں گل کے ساتھ لیکن جیسا یہ سمجھ رہا ہے ویسا بلکل نہیں ہے"احتشام نے علیزہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو علیزہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ۔"علیزہ تم بہت بڑی غلطی کر رہی ہو اِس کی

باتوں میں آکر، میرے ساتھ چلو میں سب بتاتا ہوں" احتشام نے کہا ۔" مجھے کہیں نہیں چلنا تمہارے ساتھ ویسے بھی میری ڈیوٹی کا وقت ہے بعد میں دیکھتے ہیں" علیزہ نے کہا اور وہ باہر کی جانب جانے لگی۔" اتنی بھی کیا جلدی ہے ڈاکٹر صاحبہ، دو منٹ رُکیں تو سہی" عزیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر علیزہ کے قدم وہیں رُک گئے۔ " جو سچ ہے وہ تو بتاتی جائیں" عُزیر نے مُسکرا کر کہا تو علیزہ اور احتشام حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔" ک‌ک، کیسا سچ ؟" ڈاکٹر علیزہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔" احتشام صاحب آپ ہی بول دو" عُزیر نے احتشام کی طرف چہرا گھما کر کہا تو احتشام نے ایک دم سے اُسے دیکھا۔" کیا میں تم لوگوں کو پاگل دکھائی دیتا ہوں ؟" عُزیر نے غصے سے کہا۔" ک‌ک، کیا مطلب ہے تمہارا؟" ڈاکٹر علیزہ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ " یہی کہ تم اِس کی منگیتر نہیں ہو،" عُزیر نے کہا تو دونوں کے چہروں پر حیرت چھا گئی، دونوں عُزیر سے نظریں چُرانے لگے۔" اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے تم نے یہ سب ڈرامہ کیا، شرم آنی چاہئے تمہیں ، " عُزیر نے غصے سے احتشام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" دیکھو عُزیر ۔۔۔؟" احتشام ابھی بات کرنے ہی والا تھا عُزیر نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے چُپ کروا دیا۔" تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہارے اور گلِ کے درمیان آجاؤں گا؟ میں اتنا گرا ہوا انسان نہیں ہوں جو کسی کے حق پہ ڈاکہ ڈالے۔ گلِ نے اور تم نے

میرے ساتھ جو کیا وہ بھولنے والا نہیں ہے لیکن برداشت کے قابل ہے اور میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔" عُزیر نے غصے سے کہا۔" عُزیر تو میرا دوست ہے یار تُجھ سے دور نہیں رہ سکتا....؟" احتشام آگے بڑھنے لگا تو عُزیر نے اُسے روک دیا" تیری میری دوستی تو اُسی دن ہی ختم ہو گئی تھی جب تم دونوں کو ہوٹل میں دیکھا تھا ، خیر یہ سب جو تُو نے کیا ہے بہت غلط اور گھٹیا ہے، پہلے میرا ایکسیڈنٹ کروایا اور پھر اس جعلی ڈاکٹر کو بھیجا تا کہ میرے دل و دماغ میں جو تم دونوں کو لے کر سچ ہے وہ غلط ثابت ہو جائے اور تم لوگ میری زندگی کو پھر سے جہنم بنانے کے لئے آ جاؤ ، لیکن اِس بار ایسا نہیں ہو گا، میرا تم سے اور گلِ سے کوئی رشتہ نہیں ہے تم دونوں اپنی اپنی زندگی میں خوش رہو ، جہاں میں نے اتنی زندگی گزار لی ہے تو باقی بھی گزار لوں گا" عُزیر نے کہا اور آنکھیں بند کر لی۔" تو میرا دوست ہے ،میں نے غلط کیا تیرے ساتھ بس اُسی کا ازالہ کرنے آیا تھا لیکن تو سمجھ رہا ہے کہ گلِ تجھے دینے آیا ہوں، بلکل غلط، یاد کر جب ہم دونوں نے وعدہ کیا تھا کہ جب بھی شادی کریں گے اکٹھے کریں گے،میں بس وہ وعدہ نبھانے آیا تھا ،ایک مہینے بعد میری اور گلِ کی شادی ہے، اور یہ جس کو تو جعلی ڈاکٹر بول رہا ہے یہ میری کزن ہے جو تُجھے نجانے کب سے پسند کرتی تھی میرے ساتھ بات کی اِس نے تو اِسی لئے تیرے پاس بھیجا تھا۔" احتشام نے ساری بات

واضح کی لیکن عُزیر نے کسی بات کا جواب نہیں دیا اور آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔ انتظار کے بعد جب احتشام اور علیزہ جانے لگے، "رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا، گل دینے نہیں بلکہ اپنی کزن کی محبت دینے آیا تھا ہاہاہاہاہاہاہا، تجھے کیا میں اتنا گھٹیا لگتا ہوں کہ کسی کی استعمال شدہ چیز کی توقع کروں گا،؟ رہی بات علیزہ کی تو آئی ایم سوری علیزہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو لیکن میرا اب محبت سے اعتبار اُٹھ چکا ہے ، تم میری زندگی کا حصّہ نہیں بن سکتی،" عُزیر نے آنکھیں بند کیے ہی سب کہا "اور رہی بات شادی کی تو تم شوق سے کرو شادی اگر بلانا چاہ رہے ہو تو آجاؤں گا، لیکن صرف ایک اجنبی کی حیثیت سے نا کہ دوست بن کر" عُزیر نے ساری بات واضح کردی۔ " کوئی ضرورت نہیں ہے" احتشام نے غصے سے عُزیر کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر علیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھینچتا ہوا لے گیا عُزیر مسکرانے لگا۔ "ابرار جانی" عُزیر نے آنکھیں کھول کر باہر کھڑے اپنے دوست کو آواز دی تو وہ تیزی سے بھاگتا ہوا آیا۔

"ہاں جانی بول کیا بات ہے " " ابرار نے پریشانی سے پوچھا۔ "بھائی بس ایک بوتل پِلا دے کل رات کی پی ہوئی ہے بہت دل کر رہا ہے، ورنہ مر جاؤں گا" عُزیر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ "ارے یار ہسپتال میں لیٹا ہے ، اپنی حالت تو دیکھ پہلے اور تجھے بوتل چاہیے، نہیں مل سکتی اور جلدی سے ٹھیک ہو جا تیری یہ گندی عادت بھی ختم کروں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

،اپنی حالت تو دیکھ ذرا ڈاکٹر ز نے بھی یہ بات بولی کہ ۔۔۔۔"ابرار کچھ کہتے کہتے رُکا۔"کیا بولا ڈاکٹر ز نے"عُزیر ایک دم چونک گیا اور سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھے لگا۔"کک، کچھ نہیں بس یونہی، میں زرا کھانا لے آؤں تیرے لئے بازار سے " ابرار بات کو بدلتے ہوئے واپس پلٹا اور اپنی آنکھ کو مسلتا ہوا باہر نکل گیا۔عُزیر نے بھی ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کمرے کی چھت کو دیکھنے لگا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"ارحم،احتشام کیا ہوا، کیا کہا عُزیر نے بات ہوئی تمہاری اُس سے " احتشام گلؔ کے گھر گیا تو احتشام کو دیکھتے ہی گلؔ تیزی سے اُس کی طرف بڑھی ۔"وہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہے، میں نے اُسے بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں سمجھ رہا۔"احتشام نے سر جھکا کر کہا ۔ "لیکن تم نے میرے بارے میں جھوٹ کیوں بولا، میں کب اُسے پسند کرتی تھی، یہاں تک کہ میں نے اُسے دیکھا بھی آج پہلی بار تھا"علیزہ اچانک بولی تو احتشام اور گلؔ اُسے دیکھنے لگے اِس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتے اتنے میں ایک اور آواز اُن کے کانوں میں پڑی۔"وہ اس لیے کہ اُسکے پاس وقت نہیں ہے" باہر سے آتے ہوئے ایک لڑکے نے کہا تو احتشام حیرت

سے اُسے دیکھنے لگا اور آنکھوں کے اشارے سے اُسے چُپ کروانے گا۔ " بس یار اب بتانا پڑے گا" اُس لڑکے نے احتشام کو ہاتھ کے اشارے سے چُپ کرواتے ہوئے کہا۔ " کیا ہُوا ابرار کس کے پاس وقت نہیں ؟" گلِ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔" گلِ تمہیں نہیں معلوم لیکن احتشام کو میں بہت پہلے سے بتا چُکا ہوں، " ابرار نے کہا۔" کیا بتا چُکے ہو اور احتشام ایسی کیا بات ہے جو تم نے مجھ سے چھپائی ہوئی ہے" گلِ نے سوالیہ انداز میں احتشام کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔" وو، وہ، وہ یہی کہ " احتشام ہچکچا رہا تھا۔" بولو احتشام " گلِ نے غصے سے کہا۔" اِسی سے پوچھ لو " احتشام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ وہیں صوفے پر دھڑام سے بیٹھ گیا۔" کیا ہوا احتشام تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو، بات کیا ہے کوئی بتائے گا مجھے " گلِ نے غصے سے کہا۔" ہماری محبت نے مجھے اپنے دوست کے ساتھ غداری کرنے پر مجبور کر دیا اور آج اِسی وجہ سے وہ ہم سے دور ہے، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا، وہ تو تم سے بے انتہا محبت کر بیٹھا تھا" احتشام نے کہا۔" میں جانتی ہوں مجھے پچھتاوا ہے اس بات کا ، میں نے معافی مانگنے کی بھی بہت کوشش کی لیکن وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ، لیکن بات ہے کیا وہ تو بتاؤ مجھے " گلِ نے کہا۔ " بات یہی ہے کہ عُزیر کے پاس وقت نہیں ہے، نجانے کب وہ ہم سب سے دور ہو جائے۔" ابرار نے ایک سانس میں بول

دیا۔"اوہ اچھا، ! کیا؟"گل کا دماغ جیسے سُن پڑ گیا تھا ، پھر ایک دم سے بات سمجھ آنے پر چونک پڑی۔ " کیا بکواس کر رہے ہو؟"گل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اُس نے غصے سے کہا ۔"یہی سچ ہے گل،"ابرار نے کہا۔"لیکن یہ سب کیسے کیا وجہ؟"گل رونے لگی۔ " ایک دن شراب کے نشے میں وہ میری گاڑی کے سامنے آ گیا تھا، میں جلدی سے اُسے ہسپتال لے کر گیا، جہاں ڈاکٹروں نے تمام ٹیسٹ کیے تو پتا چلا کہ زیادہ شراب پینے کی وجہ سے اُس کا لیور بہت زیادہ خراب ہو چکا ہے ،تب سے میں اُس کے ساتھ ہوں،اُس نے تم سب کے بارے میں جب مجھے بتایا تو میں نے احتشام کو ڈھونڈا اور اِس کو بھی ساری بات بتا دی، لیکن تمہیں بتانے سے منع کیا تا کہ تم پریشان نہ ہو اور نہ ہی عُزیر کیونکہ اُس کی یہ حالت صرف تمہاری وجہ سے ہوئی ہے لیکن وقت نے تمہیں پھر اُس کے سامنے کر دیا ، "ابرار نے دھیرے دھیرے ساری بات واضح کرتے ہوئے کہا تو گل اچانک سے رونے لگی۔"مم، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے،میری وجہ سے " وہ مسلسل روئے جا رہی تھی کہ ابرار کے فون پر کال آئی،اُس نے کال اٹینڈ کی "ہیلو جی بولیں "ابرار نے کہا تو سامنے سے آنے والی آواز سُن کر وہ ساکت ہو گیا، وہ پاس پڑے صوفے پر بوجھل انداز میں گر پڑا۔"کک، کیا ہوا ابرار؟" گل روتے ہوئے اُس کی طرف بڑھی، احتشام بھی حیرت سے اُسے دیکھتا کھڑا ہو گیا علیزہ کے

چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔"وہ ہی ہوا جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔"ابرار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔"کیا مطلب تمہارا؟"احتشام نے پریشانی سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔"ہسپتال سے فون تھا عزیر کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی، ڈاکٹرز نے بہت کوشش کی لیکن وہ اُسے نہیں بچا سکے"ابرار کا کہنا تھا کہ گلِ زور زور سے رونے لگی، علیزہ اور احتشام کی آنکھوں میں بھی آنسو کافی زیادہ آ گئے تھے۔ابرار جلدی سے اُٹھا اور باہر کی طرف بھاگا۔"رکو مجھے بھی لے چلو آخری بار اُسے دیکھنا چاہتی ہوں، " گلِ تیزی سے ابرار کے پیچھے بھاگی۔"نہیں گلِ تم پہلے ہی اُسے بہت تکلیف دے چکی ہو اب کم از کم مرنے کے بعد تو اُسے سکون سے رہنے دو، "ابرار نے غصے سے کہا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اِن کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔گلِ مسلسل روئے جا رہی تھی اچانک اُس کی آنکھوں کے سامنے بھی اندھیرا چھا گیا اور وہ وہیں گر پڑی۔

*____________*____________*

AFTER 5 YEARS

پانچ سال بعد

"ماما انکل تو مر گئے، پھر اُن دونوں لڑکیوں اور دوسرے انکل کا کیا ہوا، اُنکی تو شادی ہو گئی ہو گی نا، لیکن وہ ایسے خوش کیسے رہ سکتے ہیں اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی، کسی کی زندگی ختم کرنے کے بعد بھی انہوں نے شادی کر لی ہو گی ؟ "ایک چھوٹا سا بچہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھی اپنی ماں سے پوچھنے لگا۔" ہہ، ہا، ہاں بیٹا اُن کی شادی ہو گئی اور اُن کا ایک چھوٹا سا بیٹا بھی ہے، غلطی تو انہوں نے کی تھی لیکن جو سزا وہ آج تک کاٹ رہے ہیں، اُن کی زندگی میں آج بھی سکون نہیں ہے، وہ لڑکی آج بھی اپنے دل پہ وہ بوجھ لیے پھرتی ہے، وہ مرنا چاہتی ہے لیکن نجانے اُسے موت کیوں نہیں آ رہی" بچے کی ماں بات کرتے ہوئے ایک دم سے رونے لگی۔" کیا ہوا ماما؟ آپ کیوں رو رہی ہیں، کیا آپ کو بھی عُزیر انکل پر دکھ ہوا نا، مجھے بھی بہت دکھ ہو رہا ہے ماما" بچے نے معصومیت سے بیٹھتے ہوئے اپنی ماں کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔" اگر اُن دونوں نے شادی کر لی تو علیزہ

آنٹی کہاں گئیں اُنہیں بھی تو دُکھ ہوا ہو گا نا" بچے نے پوچھا۔ "نہیں بیٹا اُسے کس بات کا دُکھ ،وہ تو 2 سالوں کے بعد ہی کسی کے ساتھ امریکہ چلی گئی تھی، سب نے اُس سے پوچھنا چاہا لیکن وہ کسی کو کچھ بھی بتائے بغیر کسی لڑکے کے بلانے پر چلی گئی " بچے کی ماں نے کہا۔ "ماما مجھے اُن آنٹی سے ملنا ہے جنہوں نے عُزیر انکل کے ساتھ اتنا غلط کیا، مجھے فائیٹ کرنی ہے اُن کے ساتھ ، کیا آپ اُن کو جانتی ہیں جن کی یہ کہانی ہے" بچے نے معصومیت اور غصے سے کہا تو اُس کی ماں اپنے آنسو چھپاتی وہاں سے بھاگ کر تیزی سے باہر چلی گئی اور زار و قطار رونے لگی۔ "کیسے بتاؤں اپنے بیٹے کو کہ وہ گنہگار میں ہی ہوں ، میں ہی وہ بدنصیب گلِ ہوں جس کی وجہ سے ایک سچی محبت کرنے والا اِس دُنیا سے چلا گیا، کیسے بتاؤں میرے اللہ مجھے معاف کر دے" وہ زور زور سے رو رہی تھی ۔ اتنے میں اُسکا بیٹا ہاتھ میں موبائل پکڑے اُسکی کی طرف آرہا تھا۔ "ماما آپ کی کال آرہی ہے" بچے نے کہا تو اُس نے تیزی سے آنسو صاف کیے اور موبائل پکڑا، نمبر دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی، پھر اُس نے کال اٹھائی. "ہہ، ہیلو" گلِ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ؟" سامنے سے خوشی سے بھری آواز آئی۔ "میں ٹھیک ہوں تم سناؤ اتنے سال بعد یاد کیا خیریت تو ہے؟" گلِ نے حیرت سے پوچھا ۔ "جی بھابھی ، میں پاکستان آئی ہوئی ہوں اپنے ہسبینڈ کے ساتھ تو سوچا آپ کی طرف

بھی چکر لگا لوں اسی بہانے آپ سب سے مل بھی لوں گی اور اپنے ہسبینڈ کو بھی ملوا دوں گی آپ سے اور احتشام بھائی سے" سامنے سے آواز آئی۔"کیوں نہیں موسٹ ویلکم ہے تمہارا "گلِ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ " چلیں ٹھیک ہے آپ انتظار کرنا اور ایک سرپرائز بھی ہے آپ کے لئے "آگے سے خوشی سے بھری آواز آئی اور پھر کال کٹ گئی۔ گلِ نے فون کان سے ہٹایا اور دوسرا نمبر ملانے لگی۔"ہیلو، میں کیا کہہ رہی تھی آپ گھر آ جائیں کچھ مہمان آرہے ہیں بہت خاص، تو اُن کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا ہے" سامنے سے کال اٹھاتے ہی گلِ نے ایک سانس میں سب کہہ ڈالا۔ " کون آرہا ہے گلِ، ہمارے تو کوئی ایسے مہمان نہیں ہیں جو خاص ہوں "احتشام نے کہا۔"آپ آئیں تو سہی پتا چل جائے گا " گلِ نے کہا اور پھر کال کاٹ دی، احتشام بھی کچھ سوچنے لگا اور پھر اُٹھ کر آفس سے باہر نکلا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی دوڑاتا ہوا گھر پہنچا۔ دونوں نے بھرپور انتظام کیا۔ شام ہو چکی تھی جب دونوں مہمان کے انتظار میں بیٹھے تھے۔"ارے بھئی بتاؤ تو سہی آ کون رہا ہے "احتشام نے ایک بار پھر سوال کیا۔ " ایسے نہیں بتاؤں گی، آ لینے دو زیادہ خوشی تمہیں ہی ہو گی "گلِ نے کہا۔ اتنے میں باہر کی بیل بجی تو دونوں اٹھے اور تیزی سے دروازے کی جانب بڑھے۔ دروازہ کھولتے ہی احتشام کے چہرے پر پہلے حیرت اور پھر

خوشی کی لہر آ گئی"ارے، ارے علیزہ تم ؟ اتنے سالوں کے بعد" احتشام نے خوشی سے کہا تو سامنے سے علیزہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی اُس نے اثبات میں سر ہلایا ۔"جی" علیزہ نے کہا اور پھر وہ گل سے لپٹ گئی۔ " ارے آؤ اندر آؤ" احتشام نے کہا اور وہ تینوں اندر کی جانب بڑھے۔"ایک منٹ تمہارا شوہر بھی آیا ہے نا ساتھ وہ کہاں ہے؟ "گل نے ایک دم رُکتے ہوئے پوچھا تو احتشام کے چہرے پر حیرت تھی۔"کیا کہا شوہر؟ کیا تم نے شادی کر لی" احتشام نے حیرت سے پوچھا۔"جی وہ بھی آئے ہیں، زرا اپنے دوست کی طرف گئے ہیں کچھ دیر میں آجائیں گے"علیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اندر جا کر بیٹھ گئے۔تینوں میں بہت باتیں ہوئیں ،پرانی یادیں،سب دکھی بھی ہوئے خوش بھی تھے،کچھ دیر بعد باہر گاڑی کا ہارن بجا۔"اوہ ایک منٹ لگتا ہے وہ آ گئے،رُکیں میں لے کر آتی ہوں"علیزہ نے کہا اور تیزی سے اُٹھی۔ " ارے تم بیٹھو احتشام جاتے ہیں نا۔ "گل نے اُسے روکا لیکن وہ تیزی سے اُٹھی"آپ ایسا کرو کہ اپنی آنکھیں بند کر لو ، بھئی پہلی بار دیکھو کے کچھ انٹرسٹنگ تو ہونا چاہئے نا، چلیں شاباش آنکھیں بند کریں"علیزہ نے کہا تو احتشام اور گل نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔کچھ دیر بعد کسی کے چلنے کی آواز اُن کے نزدیک آ رہی تھی آخر وہ اُن کے پاس آ چکی تھی"اب آنکھیں کھول لیں"علیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو احتشام اور گل نے

آنکھیں کھول لی ۔وہ دونوں اُس شخص کو دیکھ کر ایک دم سے چونک پڑے۔"

ارے ے ے ابرار تم ؟"احتشام نے خوشی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے اپنے ہاتھ کھول کر اُسے گلے ملنے لگا۔"اچھا تو تم ہو اِس کے شوہر صاحب "گلِ نے کہا تو علیزہ نے نفی میں سر ہلا دیا " نہیں یہ تو ابھی رستے میں ملے تو ان کو لے کر آ گئی،آپ کو ایک سرپرائز کے بارے میں بتایا تھا نا وہ سرپرائز ہیں میرے شوہر ،تو سب دل تھام کر بیٹھ جاؤ پلیز میرے شوہر تشریف لا رہے ہیں " علیزہ نے مسکرا کر سائیڈ پہ ہوتے ہوئے کہا تو اُس کے پیچھے سے ایک بلیک شلوار قمیض پہنے،آنکھوں پہ سفید شیشوں والا چشمہ،ہاتھ میں کالے رنگ کی گھڑی،پاؤں میں پشاوری چپل، شیو کے ساتھ بڑی مونچھیں، بال کھڑے کیے ہوئے ایک سانولی رنگت کا خوبصورت لڑکا اندر آیا جسے دیکھ کر احتشام اور گلِ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں،وہ دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گئے،انہیں اپنی نظروں پہ یقین نہیں آ رہا تھا ان کے دماغ سُن پڑ گئے جسم ساکت ہو گیا۔"ہیلو ،اسلام و علیکم "اُس لڑکے نے اندر داخل ہوتے سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ احتشام کی طرف بڑھایا جو بہت حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا۔"عُ،عُز،عز،عُزیر تم ،زز،زن،زندہ ہو؟"احتشام اور گلِ نے ایک دوسرے کے بعد حیرانگی سے اپنے حواس بحال کرتے ہوئے پوچھا تو عُزیر کے چہرے پر مسکراہٹ آ

گئی، پاس کھڑے ابرار اور علیزہ بھی مسکرانے لگے۔"ہاں، میں زندہ ہوں الحمدللہ اور تمہارے سامنے ہوں"عُزیر نے کہا۔"لل، لیکن تم تو"احتشام کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔"دیکھو بھئی جب تم لوگ اتنا سب ڈرامہ کر سکتے ہو تو کیا میں نہیں کر سکتا" عزیر نے اپنا چشمہ اتارتے ہوئے کہا۔"کیا مطلب ڈرامہ،"گلِ نے حیرت سے پوچھا۔" بھئی سیدھی سی بات ہے، میں تم دونوں کو کباب میں ہڈی لگ رہا تھا تو سوچا کیوں نا اس ہڈی کو نکالا جائے اِس لئے میں نے ابرار کے ساتھ مل کر یہ پلین بنایا تاکہ تم دونوں ایک ہو سکو، میں امریکہ چلا گیا، پھر جب مجھے پتا چلا کہ تم دونوں نے شادی کر لی ہے تو ایک دن میں نے علیزہ کو فون کیا اور تم لوگوں کو بتائے بغیر میرے پاس آنے کا کہا، اِس نے تو بولا کہ تمہیں بتایا جائے لیکن میں نے منع کیا کہ کہیں تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ میں تم دونوں کی زندگی میں گڑبڑ کرنے آیا ہوں، بس اسی وجہ سے مجھے یہ سب کرنا پڑا، میں گلِ سے محبت کرتا تھا لیکن علیزہ بھی مجھے بے انتہا چاہتی ہے یہ اُس دن اِس کی آنکھوں میں دیکھا میں نے"عُزیر نے علیزہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ساری بات احتشام اور گلِ کے سامنے کھول دی جو ابھی تک حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے ۔"اتنا بڑا جھوٹ، اتنا بڑا دھوکہ، تمہاری وجہ سے ہماری زندگی کتنی اذیت میں گزری اس بات کا اندازہ ہے تمہیں ؟"گلِ نے حیرت اور غصے سے کہا۔"لو جی

دیکھ لو علیزہ اس لئے تم کہتی تھی کہ ان لوگوں کو سچ بتادوں، یہ آج بھی مجھے ہی قصوروار ٹھہرا رہے ہیں، کسی کے لئے جتنا کرلو لیکن کوئی خوش نہیں ہوتا تمہاری عادت ویسی کی ویسی ہے، خودغرض لوگ، میں نہ بتاتا تو تم لوگ ایسے ہی اذیت میں رہتے اسی وجہ سے میں نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا، اپنے بیٹے کے بارے میں سوچو اگر کل کو اُسے پتا چلتا کہ وہ لڑکی تم ہی ہو تو اُس کے دل پہ کیا گزرے گی، وہ کیا سوچے گا اپنے ماں باپ کے بارے میں ، کہ باپ اُسکا غدار اور ماں بے وفا تھی" عزیر نے غصے سے کہا تو دونوں نے اپنے سر جھکا لئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ " ہمیں معاف کردو عُزیر ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی" احتشام اور گلِ آگے بڑھے تو عزیر نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا۔" کیا یار پھر سے وہی ڈرامہ، میں دوبارہ وہ سب کچھ اپنی زندگی میں نہیں دوہرانا چاہتا، میں یہاں صرف تم لوگوں کو سچ بتانے آیا تھا کہ تم لوگوں کا رونا دھونا دیکھنے۔ اپنے بیٹے کو بتادینا کہ عُزیر انکل زندہ بچ گئے تھے کچھ نہیں ہوا اُنہیں ، چلو علیزہ" عُزیر نے ساری بات واضح کی اور پھر علیزہ کا ہاتھ پکڑ کر واپسی دروازے کی جانب بڑھ گیا، احتشام اور گلِ بس انہیں جاتے دیکھ رہے تھے، اُن کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ایک آواز دے کر روک لیں، وہ دل پہ بوجھ جو پانچ سال سے اُن کے سینے پر تھا مزید بڑھ گیا اور دونوں وہیں زمین پر گر گئے۔

ختم شدہ !

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842